118538 ـ بیوی نے زنا کیا اور خاوند نے اسے راز میں ہی رہنے دیا تو کیا اس پر حد جاری کرنا افضل ہے یا وہ توبہ کر لے ؟

سوال

برائے مہربانی میرے سوال کا تفصیلی اور شافی جواب دیں جو میرے دل کو اس چیز سے ٹھنڈا کر دے جو میں نے اپنے رب اور اپنے خاوند اور اپنی جان کے حق میں جرم کیا ہے، میں قصہ لمبا نہیں کرنا چاہتی، یہ علم میں رہے میں توبہ کر چکی ہوں، اللہ کی قسم میں روزانہ اپنے جرم کا سوچتی رہتی ہوں کہ کس طرح میں اس معصیت کا ارتکاب کر بیٹھی، حالانکہ میں ایک دیندار اور نیک خاندان میں پلی اور جوان ہوئی ہوں، جو کتاب و سنت پر عمل پیرا ہے میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیکر کہتی ہوں مجھے معلومات فراہم کریں، میں نے ایسا جرم کیا ہے جس میں حد لگتی ہے اور میرے خاوند کو اس کا علم ہے، اس نے مجھے رسوا کیے بغیر ہی مجھے طلاق دے دی، اور پھر مجھ سے رجوع کر لیا اور میرے گناہ پر پردہ ڈال رکھا، اور ہم نے آپس میں اتفاق کیا کہ مجھ پر حد لگائی جائے! تو میرا خاوند ایک عالم دین کے پاس گیا اس نے جواب دیا کہ اس پر پردہ ڈالو، اور وہ اپنے رب کے ہاں توبہ و استغفار کرے، اور اپنی اصلاح کر لے مجھے جتنا دینی علم ہے اس کے مطابق میرے علم میں آیا ہے کہ اللہ تعالی زانی کو قبر میں عذاب دیگا، تو کیا اگر میں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو موت کے بعد مجھے عذاب ہو گا ؟
برائے مہربانی مجھے شافی جواب دیں، میں سب آراء اور احکام کا مطالعہ کریا ہے، لیکن مجھے صحیح اور غلط کا علم نہیں ہو سکا، برائے مہربانی معلومات فراہم کریں، کیا مجھ پر حد جاری کرنا واجب ہے، یا کہ میری توبہ ہی کافی ہے اور میں ساری زندگی ذلیل ہو کر بسر کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم اپنا جواب مسلمانوں کو تقوی اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نصیحت سے کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے حالات سے عبرت و نصیحت پکڑیں، اور اپنے آپ یہ اعتقاد مت رکھیں کہ وہ فحاشی اور برائیوں میں پڑنے سے دور ہیں بلکہ وہ بری صحبت اور ہیجان آمیز دوستی سے دور رہیں اور ان میں کوئی بھی ایسی لذت حاصل کر کے اپنے آپ پر ظلم نہ کرے کہ لذت ختم ہو جائے اور حسرت و افسوس باقی رہے اور وہ اسی حالت میں رب سے جا ملے، کیونکہ اللہ کی نافرمانی کرنے والے ہر بندے کو سچی توبہ کرنے کا موقع نہیں ملتا، بلکہ کوئی بندہ ہو سچی توبہ کر کے نیکیاں کرتا ہے.

دوم:

ہمارے اپنے پروردگار کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں جو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اس کی اتنی ثنا اور تعریف جس کا وہ اہل ہے، یقینا وہ اللہ تقوی و مغفرت کا مالك ہے، اور ہم اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر اور اس کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو توبہ کرنے کی توفیق بخشی، اور آپ کے لیے صحیح راہ کی طرف پلٹنا آسان کیا کیونکہ ہر معصیت و نافرمانی کرنے والے کو معصیت سے چھٹکارے کی توفیق حاصل نہیں ہوتی، اور نہ ہی ہر کوئی معصیت کے بعد توبہ کرتا ہے، آپ کو تو اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ توبہ کرنے کی توفیق دی اس سے آپ اپنے رب کی جتنی بھی تعریف اور اس کا شکر ادا کریں کم ہے، اللہ عزوجل کی کثرت سے حمد و ثنا اور تعریف کیا کریں.

کیونکہ اگر اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو توبہ کی توفیق نہ دیتا تو آپ اس نعمت سے لطف اندوز نہ ہوتیں، اور آپ کے دل میں اس معصیت کا مرتکب ہونے کی جو حسرت و الم باقی ہے امید ہے اللہ تعالی اسے آئندہ یہ معصیت کرنے میں دیوار اور حائل بنا دیگا، اور ہو سکتا ہے اس الم اور تکلیف کی بنا پر کوئی ایسا آنسو نکل آئے جو دل سے معصیت و نافرمانی کے خبث کو پاك کردے، اور امید ہے کہ اس معصیت کے بعد آپ کی یہ تکلیف و الم ایسا اطاعت پیدا کر دے جس پر آپ ہمیشہ قائم رہیں، حتی کہ آپ اپنے رب سے جا ملیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور دن کے دونوں سروں میں نماز پڑھا کرو، اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقینا نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے هود (114).

سوم:

ہم شریف الاصل اور ذکی خاوند کی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے، جس نے اپنی نادم اور تائب بیوی کو ذلیل نہیں کیا اور اس کے معاملہ کو اچھالا نہیں، اور یہ عقلمندی اور ذکاوت و شرف النسل اور بہتر دین والا ہونے کی علامت ہے، ہم اسے خوشخبری دیتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کسی مومن شخص کی دنیاوی تکلیف دور کی اللہ تعالی روز قیامت اس کی تکلیف دور کریگا، اور جس کسی نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالی اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائیگا، اور جس کسی نے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی تو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی کریگا، اور اللہ تعالی بندے کی معاونت میں رہتا ہے جب کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد و معاونت کرتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2699).

چہارم:

ہم صاحب ذكاوت اور توفيق پانے والے خاوند كو كہينگے: عالم دين نے اسے جو كچھ كہا ہے كہ بيوى كا پردہ ركھو، اور وہ اپنى اصلاح كر لے، يہ چيز تو متعين ہے، اور كسى بھى شخص كے ليے كسى حد لاگو ہونے والے جرم كے مرتكب شخص پر خود ہى حد جارى كرنا جائز نہيں، بلكہ حدود تو شرعى حكمران يا اس كا نائب جارى اور لاگو كريگا، اور پھر آپ ايسے ملك ميں زندگى بسر كر رہے ہيں جہاں حدود كا نفاذ نہيں، اور نہ ہى اللہ كى شريعت كا نفاذ كيا جاتا ہے.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" علماء كرام كا كہنا ہے: امام يا جس كے امام سپرد كر دے اسكے علاوہ كوئى اور حد لاگو نہيں كر سكتا " انتہى.

ديكھيں: شرح المسلم (11 / 193).

خاوند اور بيوى كو علم ہونا چاہيے كہ: اگر وہ دونوں مسلمان ملك ميں رہتے ہيں، اور ان كا حكمران شرعى حدود كا نفاذ كرتا ہے، تو ہم انہيں يہ نصيحت نہيں كرتے كہ وہ قاضى يا حاكم كے پاس جائيں تا كہ اس كى بيوى پر حد لگائى جا سكے، كيونكہ گنہگار كا اپنے آپ پر پردہ ڈالنا اسے ذليل كرنے اور گناہ كو ظاہر كرنے سے بہتر ہے، چاہے اس كے بعد اس كو پاك كرنے والى حد لگائى جائے، ہم اسے بھى وہى نصيحت كرتے ہيں جو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور خليفہ راشد ابو بكر اور عمر بن خطاب رضى اللہ تعالى عنہما نے كى تھى.

صحيح مسلم ميں روايت ہے كہ:

" ماعز رضى اللہ تعالى عنہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے اور كہنے لگے:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم مجھے پاك كريں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے فرمايا:

تيرے ليے ہلاكت ہو جاؤ جا كر اللہ تعالى سے توبہ و استغفار كر لو "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس قصہ (يعنى ماعز رضى اللہ تعالى نے جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آ كر زنا كا اقرار كيا) سے يہ اخذ كيا جا سكتا ہے كہ: اس طرح كے معاملہ ميں واقع ہونے والے كے ليے اللہ كى طرف توبہ كرنا اور اپنے گناہ پر پردہ ڈالنا مستحب ہے، اور وہ كسى كے سامنے اس كا اظہار نہ كرے، اور نہ ہى اپنے آپ كو رسوا كرے، اور نہ ہى اسے قاضى اور حاكم كى طرف اس معاملہ كو اٹھائے، جيسا كہ اس قصہ ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے

فرمایا:

" اگر تم اسے اپنے کپڑے سے چھپا لیتے تو تیرے لیے یہ بہتر تھا "

امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی بالجزم کہا ہے: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جو شخص کوئی گناہ کر بیٹھے اور اللہ تعالی نے اس پر پردہ ڈال دیا ہو تو وہ اپنے آپ پر پردہ ڈالے رکھے اور توبہ کر لے، انہوں نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ ماعز کے قصہ سے استدلال کیا ہے " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (12 / 124 ـ 125).

پنجم:

ہم سوال کرنے والی بہن سے گزارش کرینگے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی رات کے آخری حصہ میں اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والا رات کو توبہ کر لے، اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کر لے.

اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، اور اگر وہ سچی توبہ کریں تو اللہ تعالی ان گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور یقینا میں بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں طہ (82).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں بناتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالی نے حرام کیا ہے وہ بجز حق کے اسے قتل نہیں کرتے، اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائیگا .

اسے قیامت کے روز دوہرا عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہیگا .

سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے الفرقان (67 ـ 70).

اور ایك مقام پر اس طرح فرمایا:

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور سب گناہوں سے درگزر فرماتا ہے، اور جو کچھ تم کر رہے ہو سب جانتا ہے

ایمان والوں اور نیك عمل کرنے والوں کی سنتا ہے، اور انہیں اپنے فضل و کرم سے بڑھا کر دیتا ہے، اور کفار کے لیے سخت عذاب ہے الشوری (25 ـ 26).

توبہ صحیح ہونے کے لیے کچھ شروط کا پایا جانا ضروری ہے، اور وہ شروط درج ذیل ہیں:

1 ـ گناہ کو فورا چھوڑ دینا.

2 ـ اپنے فعل پر نادم ہونا.

3 ـ آئندہ وہ کام نہ کرنے کا عزم کرنا.

اللہ کی بندی آپ یہ علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر فضل و کرم کیا ہے، اور ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا جائیگا، اس لیے آپ شیطان سے بچ کر رہیں کہ کہیں وہ آپ پر تسلط نہ جما لے، اور آپ کے دل اور توبہ کے درمیان حائل ہو جائے، یا پھر وہ آپ کو اللہ کی رحمت سے نامیدی میں ڈال دے.

یہ بھی علم میں رکھیں کہ وہ لعین اور خبیث شیطان بندوں کو صرف معصیت و نافرمانی میں ڈال کر ہی بس نہیں کر جاتا، بلکہ وہ ان کے ساتھ ایك اور کھیل یہ کھیلتا ہے کہ انہیں گناہوں سے توبہ کرنے سے روك دیتا ہے، اس لیے آپ اس سے بچ کر رہیں.

اور یہ بھی علم میں رکھیں کہ اللہ تعالی کا فضل و کرم بہت وسیع ہے، صرف یہ ہے کہ آپ اپنے اور اپنے پروردگار میں مابین اصلاح کر لیں، اپنے معاملات رب سے درست کر لیں، تو اللہ تعالی آپ کا حامی و ناصر اور ولی ہے، وہ آپ کو سیدھی راہ کی توفیق بخشےگا، یہ جان لیں کہ توبہ کرنے میں ذلت و رسوائی نہیں، بلکہ اصل ذلت و رسوائی تو اللہ کی نافرمانی و معصیت میں ہے.

آپ توبہ کرنے سے ایك سعادت مند اور خوشی و راحت کی زندگی بسر کرینگی، جس میں اللہ کا ذکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری، اور اس کی توفیق و معاونت شامل ہے.

مزید اہمیت کی بنا پر آپ سوال نمبر (47834) اور (27113) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .